مدینۃ المسیح

قادیان ۱۴- اپریل۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے کے متعلق آج ساڑھے چھ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت گو خدا کے فضل سے نسبتاً اچھی ہے۔ مگر کھانسی کی شکایت تاحال رفع نہیں ہوئی۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دُعا فرمائیں:۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالے کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ۔

جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب چند روز سے بخار اور نزلہ و زکام کی تکلیف ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔

جناب میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر فاروق کو گرنے کی وجہ سے سینہ میں سخت چوٹ آئی ہے جس کی بہت تکلیف ہے۔ احباب دعائے صحت کریں:۔

جلد ۳۰ | ۱۶ ماہ شہادت ۱۳۲۱ ہش | ۲۹ ربیع الاول ۱۳۶۱ھ | ۱۶ اپریل ۱۹۴۲ء | نمبر ۸۶

"اے جزائر کے رہنے والو! کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کریگا"

موجودہ جنگ اپنی وسعت۔ اپنی ہولناکی اور اپنی شدت کے باعث خدا تعالے کی طرف سے دُنیا کے لئے عالمگیر عذاب ہے لیکن چونکہ خدا تعالے کا قانون ہے۔ کہ وما کنا معذبین حتّٰی نبعث رسولا۔ یعنی وُہ اس وقت تک کوئی عالمگیر عذاب نہیں بھیجتا۔ جب تک اپنے کسی رسُول کے ذریعہ دُنیا پر اتمام حجت نہیں کر لیتا۔ اس لئے ضروری تھا کہ اس عذاب سے قبل بھی وُہ اپنا رسُول بھیجے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا تعالے نے مبعوث کیا۔ اور آپ عرصہ دراز تک خدا تعالے کی انتہائی قہری تجلّی کی دُنیا کو اطلاع دیتے۔ اور اس سے بچنے کی تلقین فرماتے رہے۔ حتّٰی کہ اس کی تفاصیل بتا کر اس کے المناک نقشے کھینچ کر اور اس کے خوفناک نتائج بیان کر کے آپ نے لوگوں کو متنبہ کیا۔ اور خدائے واحد و یگانہ کے آستانہ پر جھکنے کی تاکید کی۔ مگر اکثر انسانوں نے کوئی فائدہ نہ اٹھایا اور آخر وُہی ہُوا جس کی خبر خدا کے فرستادہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالے سے علم پا کر دی تھی۔ اور جس کے متعلق اعلان فرمایا تھا۔ کہ:۔

"وُہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا۔ اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے۔ اور وُہ چپ رہا۔ مگر اب وُہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا جس کے کان سُننے کے ہوں۔ سُنے۔ کہ وُہ وقت دُور نہیں۔ میں نے کوشش کی۔ کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں۔ پر ضرور تھا۔ کہ تقدیر کے نوشتے پُورے ہوتے"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۷)

اس کے ساتھ ہی آپ نے یہ بھی اعلان فرما دیا۔ کہ:۔

"کیا تم خیال کرتے ہو۔ کہ تم ان زلزلوں (جنگوں) سے امن میں رہو گے۔ یا تم اپنی تدبیروں سے اپنے تئیں بچا سکتے ہو۔ ہرگز نہیں۔ انسانی کاموں کا اس دن خاتمہ ہوگا"

اس قدر یقینی اطلاعات دیتے ہُوئے آپ نے خدا کے عذاب شدید کا نقشہ جن الفاظ میں کھینچا۔ وُہ اگرچہ نہایت مختصر ہیں لیکن اتنے جامع کہ وُہ تمام واقعات جو موجودہ جنگ میں رونما ہو رہے ہیں۔ ان سب پر حاوی ہیں۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ واقعات کو پیش نظر رکھ کر لکھے گئے ہیں اور حقیقت بھی یہی ہے۔ کیونکہ جس خدائے علیم سے اطلاع پا کر آپ نے وُہ الفاظ تحریر فرمائے۔ اس کے علم میں آج سے کئی سال قبل بھی تمام واقعات ایسے ہی تھے۔ جیسے کہ اب رونما ہو رہے ہیں:۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تحریر فرمودہ ان فقرات میں سے ایک یہ بھی ہے۔ کہ:۔

"اے یورپ تو بھی امن میں نہیں۔ اور اے ایشیا! تو بھی محفوظ نہیں۔ اور اے جزائر کے رہنے والو! کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا"

یورپ اور ایشیا میں اس وقت تک جو کچھ ہو چکا۔ اور ہو رہا ہے۔ اس کا ذکر کئی بار کیا گیا ہے۔ اب جزائر کے متعلق بطور نمونہ کچھ عرض کیا جاتا ہے:۔

یوں تو جزائر کے رہنے والوں کی مشکلات کا آغاز اسی وقت ہو گیا تھا۔ جب حکومت برطانیہ نے جرمنی کی دست درازیوں سے مجبور ہو کر اعلانِ جنگ کیا۔ کیونکہ علاوہ اس کے کہ جزائر برطانیہ کی افواج کو اپنے ملک سے باہر جا کر جنگ میں شریک ہونا پڑا۔ جرمنی نے برطانیہ پر ہوائی حملے کر کے بھی سخت جانی اور مالی نقصان پہنچایا۔ لیکن جزائر پر خاص طور سے مصائب اس وقت سے نازل ہونا شروع ہوئیں۔ جب جاپان نے امریکہ اور برطانیہ کے خلاف اعلانِ جنگ کیا۔ کیونکہ حکومت برطانیہ۔ اور امریکہ اور ان کی اتحادی حکومتوں کے بے شمار جزائر بحر ہند اور بحر الکاہل میں ایسے مقامات پر واقعہ ہیں۔ کہ وُہ جاپان کے بالکل قریب ہیں۔ لیکن اتحادی حکومتوں سے بہت دُور ہیں۔ پھر ان میں بہت تھوڑی فوجیں اور قلیل التعداد سامانِ جنگ تھا جس سے جاپانی افواج کا مقابلہ کرنا بالکل ناممکن تھا:۔

ان حالات میں جاپان نے حملہ کرتے ہی کئی جزیروں میں اپنی فوجیں اتار دیں اور اس وقت تک وُہ ہانگ کانگ جزائر فلپائن میں سے قریباً آدھے جزیروں پر۔ جزیرہ نیوگنی کے ایک حصہ پر سماٹرا جاوا۔ بورنیو۔ اور سیلبز پر سنگا پور۔ اور دوسرے چھوٹے موٹے بہت سے جزیروں پر قبضہ کر چکا ہے۔ حتّٰی کہ آگے بڑھ کر جزیرہ انڈمیان پر بھی اس نے قبضہ کر لیا ہے۔ اور جزیرہ لنکا پر بم برسا چکا ہے۔ آسٹریلیا پر کہ وُہ بھی جزیرہ ہی ہے۔ ہوائی حملے کئے جا رہے ہیں:۔

جن جزیروں پر جاپان نے قبضہ کیا ہے وُہ چونکہ نہایت زرخیز اور اعلےٰ پیداوار کے جزائر تھے۔ اور ان چیزوں کا دشمن کے ہاتھ لگنا اسے اور زیادہ مضبوط بنا سکتا تھا۔ اس لئے ان جزائر کو چھوڑنے والی افواج نے کوشش کی۔ کہ جو کارآمد چیز بھی تباہ کی جا سکے۔ تباہ کر دینی چاہیئے۔ اور اس طرح بہت بڑی تباہی ان جزائر پر آئی۔ اس کے بعد جاپانیوں نے وہاں جو کچھ کیا ہوگا۔ اس کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں:۔

اس کے مقابلہ میں بعض جاپانی جزائر مثلاً مارکس۔ ویک۔ گلبرٹ وغیرہ پر امریکن اور برطانوی طیاروں نے حملے کر کے ان کو تباہ کر دیا:۔

اسی سلسلہ میں گزشتہ سال جزیرہ کریٹ پر جو کچھ گزر چکی ہے۔ اسے دوہرانے کی ضرورت نہیں ہے

اور جزیرہ مالٹا اب تک جس بہادری اور شجاعت کے ساتھ دشمن کے حملوں کا اندفاع کر رہا ہے۔ وہ بھی خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ جب سے اٹلی جنگ میں شریک ہوا ہے۔ اب تک کم و بیش ڈیڑھ ہزار ہوائی حملے مالٹا پر ہو چکے ہیں۔ صرف گذشتہ جنوری میں ۲۵۸ حملوں کا الارم ہوا۔ اور اوسطاً روزانہ آٹھ آٹھ حملے ہوئے۔

اب جیسا کہ خیال کیا جاتا ہے۔ اور امریکہ کے ایک جنگی مبصر نے اعلان بھی کیا ہے۔ امریکہ جاپان پر حملہ کرنے کے لئے تیار ہو رہا ہے۔ اور یہ حملہ ایسا خوفناک ہوگا۔ کہ جاپان کو جہنم کا نمونہ بنا دیا جائے گا۔ اور جاپان بھی جزیرہ ہے۔ غرض جزائر کے رہنے والوں پر جنگ کے موجودہ دور میں جس قدر مصائب نازل ہوئے ہیں وہ بالکل غیر معمولی ہیں۔ اور زبان حال سے پکار پکار کر کہہ رہے ہیں۔ کہ "اے جزائر کے رہنے والو کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کریگا"

یہ حقیقت پوری طرح ثابت ہو چکی ہے کاش جزائر کے رہنے والے اب حقیقی خدا کے آگے جھکیں جو ارحم الراحمین بھی ہے۔ تاکہ تباہی و بربادی کی جگہ امن و امان قائم ہو۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

قادر اور قیوم خدا

"کیا ہی قادر اور قیوم خدا ہے جس کو ہم نے پایا۔ کیا ہی زبردست قدرتوں کا مالک ہے جس کو ہم نے دیکھا۔ سچ تو یہ ہے کہ اس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔ مگر وہی جو اس کی کتاب اور وعدہ کے برخلاف ہے۔ سو جب تم دُعا کرو تو ان جاہل نیچریوں کی طرح نہ کرو جو اپنے ہی خیال سے ایک قانون قدرت بنا بیٹھے ہیں۔ جس پر خدا کی کتاب کی مُہر نہیں۔ کیونکہ وہ مردود ہیں۔ ان کی دعائیں ہرگز قبول نہیں ہوں گی۔ وہ اندھے ہیں نہ سجاکھے وہ مردے ہیں نہ زندے۔ خدا کے سامنے اپنا تراشیدہ قانون پیش کرتے ہیں۔ اور اس کی بے انتہا قدرتوں کی حد بست ٹھہراتے ہیں۔ اور اس کو کمزور سمجھتے ہیں۔ سو ان سے ایسا ہی معاملہ کیا جائے گا۔ جیسا کہ ان کی حالت ہے۔ لیکن جب تو دعا کے لئے کھڑا ہو تو تجھے لازم ہے۔ کہ یہ یقین رکھے کہ تیرا خدا ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ تب تیری دُعا منظور ہوگی۔ اور تو خدا کی قدرت کے عجائبات دیکھے گا۔ جو ہم نے دیکھے ہیں۔ اور ہماری گواہی رویت سے ہے نہ بطور قصہ کے۔" (کشتی نوح)

مجلس شوریٰ میں شمولیت کے بعد احباب کا فرض

جو دوست مجلس شوریٰ کے اجلاس میں شریک رہے ہیں۔ ان کو معلوم ہوگا۔ کہ کس درد کے ساتھ ہمارے پیارے امام نے ان خطرناک ایام میں اپنے فرائض کو سمجھنے اور انہیں پوری طرح بجالانے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ انہی امور میں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے مطالعہ کے لئے حضور نے خاص طور پر جماعت کو تلقین کی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتب میں بارہا دنیا کو آئندہ آنے والی مصائب سے ڈرایا ہے۔ اور ساتھ ہی ان سے محفوظ رہنے کا صحیح حل بھی بتایا ہے۔ آج وہ پیشگوئیاں اپنی پوری آب و تاب سے پوری ہو رہی ہیں۔ اور ہم پر یہ فرض عائد ہوتا ہے۔ کہ ان پُرفتن ایام میں جماعت کو جس مسلک پر چلنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتب میں تلقین کی ہے۔ ہم اسے سمجھیں۔ اور اس پر عمل پیرا ہوں۔

مجلس خدام الاحمدیہ کے ماتحت ہر تین ماہ کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب میں سے بعض کا امتحان ہوتا ہے۔ آئندہ امتحان کے لئے جو انشاء اللہ ۱۹ شہادت (اپریل) بروز اتوار منعقد ہوگا۔ تجلیات الٰہیہ و برکات الدعا بطور نصاب مقرر کی گئی ہیں۔ تجلیات الٰہیہ میں اس سوال کا جواب نہایت شرح و بسط سے دیا گیا ہے۔ کہ اس وقت دنیا میں یہ عالمگیر عذاب کیوں آ رہا ہے۔ پس ان پُرخطر ایام میں ہمارے لئے ازبس ضروری ہے۔ کہ ہم اس کتاب کا مطالعہ کریں۔

یہ امتحان مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے منعقد ہو رہا ہے۔ لیکن موجودہ پُرشورش ایام کو دیکھتے ہوئے اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی روشنی میں جو حضور نے مجلس مشاورت میں فرمایا تھا۔ مجلس خدام الاحمدیہ انصار اللہ سے پُرزور اپیل کرتی ہے۔ کہ وہ خود بھی اس امتحان میں شریک ہوں۔ اور خدام کو بھی شامل ہونے کی تلقین کریں۔ یہ دونوں کتابیں بہت مختصر ہیں۔ اور ان کے اچھی طرح سمجھنے اور ذہن نشین کرنے میں کوئی زیادہ وقت درکار نہیں۔ پس آپ سے مکرر درخواست ہے۔ کہ اس روحانی مائدے سے خود بھی فائدہ اٹھائیں۔ اور دوسروں کو بھی متمتع کریں۔ (مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ)

جو خدا کے لئے گھر بناتا ہے اللہ اس کے لئے دنیا اور آخرت میں گھر بناتا ہے

وہ احباب جو نئے احمدی ہوئے ہیں یا عدم علم کی وجہ سے تحریک جدید میں شامل نہیں ہو سکے۔ وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا یہ ارشاد سن لیں۔ کہ "وہ اس تحریک میں حصہ لیکر اشاعت اسلام کی ایک مستقل عمارت کی بنیاد رکھتے ہیں۔ جو خدا کے لئے گھر بناتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے دنیا اور آخرت میں گھر بناتا ہے" احباب کو اس وقت اس امر کیطرف متوجہ کرنا مقصود ہے۔ کہ تحریک جدید کے مرکزی تبلیغی فنڈ کی قسط ۳۱ مئی ء کے بعد ادا کی جاتی ہے۔ پس آپ کے ایمان سے مطالبہ کیا جاتا ہے۔ کہ آپ اپنے امام کے ارشاد کی تعمیل میں اگر آپ کا وعدہ مارچ تک ادا کرنے کا تھا اور ادا نہیں کر سکے یا مئی کے بعد جون یا جولائی یا کسی اور مہینہ کا ہے۔ تو آپ ہر دو صورتوں [illegible]

اخبار احمدیہ

سکھ مسلم اتحاد پر لیکچر ۳ اپریل گیانی واحد حسین صاحب نے تقریباً ۱½ گھنٹہ سکھ مسلم اتحاد پر تقریر کی۔ اور سکھوں اور مسلمانوں کے دوستانہ تعلقات پر روشنی ڈالکر ان شکوک کا ازالہ کیا۔ جو سکھوں کو مسلمانوں کے خلاف بھڑکاتے وقت پیش کئے جاتے ہیں۔ سامعین کی تعداد کافی تھی جن میں اکثریت سکھوں اور ہندوؤں کی تھی۔ خدا کے فضل سے غیر مسلم طبقہ پر اس کا نہایت اچھا اثر ہوا۔ خاکسار حکیم محمد عبد اللہ از ڈھیسیاں

دعوت چائے کے موقعہ پر تبلیغ ۱۲ ماہ شہادت خاکسار نے اپنے مکان پر ایک معزز دوست کی آمد کے سلسلہ میں ٹی پارٹی کا انتظام کیا۔ اور چند اہل علم نوجوانوں کو مدعو کر کے تبلیغ کی۔ خاکسار بشیر احمد حیات چھاؤنی سیالکوٹ

پہاڑ پر جانے کے خواہشمند احباب بحالی صحت کی غرض سے موسم گرما میں کشمیر یا کسی اور پہاڑ پر جانے کے خواہشمند دوست مجھ سے خط و کتابت کریں۔ تاکہ مشترکہ بندوبست کر کے دینی اور دنیوی رنگ میں سہولت حاصل کی جائے۔ خاکسار عبد القیوم خان احمدیہ بلڈنگ بٹالہ

درخواست ہائے دعا (۱) مدد خان صاحب قادیان نے لاہور ہسپتال میں ہرنیا کا اپریشن کرایا ہے۔ جس کی وجہ سے انہیں تکلیف ہے۔ (۲) ملک گل محمد صاحب آنریری انسپکٹر تعلیم و تربیت موتیا بند کا اپریشن کرانے کے لئے لاہور گئے ہیں۔ (۳) عبد اللطیف صاحب واقف زندگی تحریک جدید کے والد چودھری عطا محمد صاحب نائب تحصیلدار چھ ماہ سے بعارضہ وجع المفاصل بیمار ہیں (۴) میاں غلام محمد صاحب اختر لیبر وارڈن لاہور کی طبیعت قریباً دو ہفتہ سے ناساز ہے (۵) بابو عبد الستار صاحب قمر اجنالوی ایک امتحان میں شامل ہو رہے ہیں۔ (۶) شیخ نور احمد صاحب گنج بی ۱۰ کا امتحان دینے والے ہیں (۷) محترمہ بیگم مسعود صاحبہ ڈیرہ غازیخان اپنے بچوں کی امتحان میں کامیابی کے لئے درخواست دعا کرتی ہیں۔ احباب سب کے لئے دعا فرمائیں۔

اعلان نکاح ۳ اپریل بعد نماز جمعہ عاجز کا نکاح زہرہ خاتون بنت جناب واحد خان صاحب سے بعوض مبلغ ۲۵۰ روپیہ مہر برادرم مولوی صمصام علی صاحب نے پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت بنائے۔ سید صمصام الدین احمد کیرنگ

دعائے مغفرت میرے خالہ زاد بھائی بابو غلام مصطفیٰ صاحب سپرنٹنڈنٹ بجلی کسولی قریباً دو ماہ بیمار رہنے کے بعد اپنے حقیقی مولیٰ سے جا ملے انا للہ وانا الیہ راجعون احباب دعائے مغفرت کریں۔ [illegible]

حضرت مسیح موعود علیہ السلام بطلِ اسلام کی حیثیت میں

(۵)

آریہ سماج کے متعلق الہامات

اسلام کے خلاف دوسری بڑی طاقت آریہ سماج کی تھی۔ اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو آریوں کی شکست کے متعلق قبل از وقت اطلاع دی۔ چنانچہ ۱۸۷۷ء میں آپ کو الہام ہوا:۔

سیہزم الجمع و یولون الدبر۔

یعنی آریہ مذہب کا انجام یہ ہوگا۔ کہ خدا ان کو شکست دے گا۔ اور آخر وُہ آریہ مذہب سے بھاگیں گے۔ اور پیٹھ پھیر لیں گے اور آخر کالعدم ہو جائیں گے۔" (تذکرہ صـ۲۹)

حضور تحریر فرماتے ہیں:۔ "ابھی تم میں سے لاکھوں اور کروڑوں انسان زندہ ہوں گے کہ اس مذہب آریہ کو نابُود ہوتے دیکھ لوگے۔" (تذکرۃ الشہادتین صـ۶۶)

پھر لکھتے ہیں:۔ "سو یہ مذہب (آریہ مذہب) دہریہ مذہب سے بہت نزدیک ہے۔ اور اگر خدا نے ان لوگوں کو اس غلط راہ سے توبہ نصیب نہ کی۔ تو کسی دن سب دہریہ ہو جائیں گے۔" (براہین پنجم صـ۲۶)

آریہ سماج سے مقابلے

آریہ سماج کی تحریک ابتداء سے ہی اسلام کے بارے میں جارحانہ تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بحیثیت بطل اسلام سینہ سپر ہوکر آریہ حملوں کا مقابلہ کیا۔ ان کے ہر اعتراض کا جواب دیا۔ اخبارات و اشتہارات کے علاوہ بعض ضخیم کتابیں بھی حضورؑ نے تالیف فرمائیں۔ آریہ دھرم، شحنۂ حق، سرمہ چشم آریہ، سناتن دھرم، پرانی تحریریں۔ اور چشمۂ معرفت خاص طور پر اس ضمن میں قابل ذکر ہیں۔ عیسائیوں سے مباحثہ "جنگ مقدس" کے مقابلہ میں آریوں سے مباحثہ کا تذکرہ اور فریقین کے دلائل "سرمہ چشم آریہ" میں درج ہیں۔ یہ مباحثہ پنڈت مرلیدھر سے ہوا تھا۔ حضورؑ نے آریہ سماج کے اصول کے متعلق بانی آریہ سماج پنڈت دیانند جی سے بھی بالمقابل مضامین شائع کرکے مباحثہ کیا۔ روحوں کے بے انت یا محدود ہونے کی بحث میں جس سے تناسخ کا بطلان لازم آتا ہے۔ بانی آریہ سماج کو اپنی شکست کا اعتراف کرنا پڑا۔ اس بارے میں حضور نے ایک اعلان لاہور کے رسالہ برادر ہند میں شائع کرایا۔ جس پر ایڈیٹر رسالہ پنڈت شونارائن صاحب اگنی ہوتری نے ریمارکس کئے۔ کہ:۔

"مرزا غلام احمد صاحب کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آخرکار جب مرزا صاحب نے مسئلہ مذکور کو اپنی بحث میں باطل ثابت کر دیا۔ تو لاچار سوامی جی نے مرزا صاحب کو یہ پیغام بھیجا۔ کہ حقیقت میں ارواح بے انت نہیں ہیں۔ لیکن تناسخ صحیح ہے۔" (برادر ہند بابت جولائی ۱۸۷۸ء)

حضرت اقدس نے سوامی دیانند جی کو مباحثہ کی کھلی دعوت بھی دی۔ جسے انہوں نے منظور نہ کیا۔ مختصر یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مذہبی دلائل کے میدان میں آریہ سماج پر حجت پُوری کر دی۔ آخرکار آپ کی پیشگوئی کے مطابق بانی آریہ سماج کی وفات ہو گئی۔

آریہ سماج کے مقابلہ میں فتح

پنڈت لیکھرام جی نے آریہ سماج میں سے حضرت اقدس کے ساتھ روحانی مقابلہ کرنے کا دعوےٰ کیا۔ پنڈت جی کی بدزبانیوں اور توہینِ سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے حضرت اقدس نے اس پر بددعا کی۔ اللہ تعالےٰ نے آپ کو بتلایا:۔

"آج کی تاریخ سے جو بیس فروری ۱۸۹۳ء ہے۔ چھ برس کے عرصہ تک یہ شخص اپنی بدزبانیوں کی سزا میں یعنی ان بے ادبیوں کی سزا میں جو اس شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق میں کی ہیں۔ عذاب شدید میں مبتلا ہو جائے گا۔ سو اب میں پیشگوئی کو شائع کرکے تمام مسلمانوں اور آریوں اور عیسائیوں اور دیگر فرقوں پر ظاہر کرتا ہوں۔ کہ اگر اس شخص پر چھ برس کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے کوئی ایسا عذاب نازل نہ ہوا۔ جو معمولی تکلیفوں سے نرالا اور خارق عادت اور اپنے اندر الٰہی ہیبت رکھتا ہو۔ تو سمجھو۔ کہ میں خدا تعالےٰ کی طرف سے نہیں۔ اور نہ اُس کی رُوح سے میرا نطق ہے۔" (اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس پیشگوئی کے مقابل پنڈت لیکھرام نے لکھا:۔ "ہمارا الہام تو تین سال کے اندر اندر آپ کا سب خاتمہ بتلاتا ہے۔ ..... آپ کی ذریت بہت جلد منقطع ہو جائے گی۔ غایت درجہ تین سال تک شہرت رہے گی۔" (کلیات آریہ مسافر ۴۹۸ - ۴۹۹)

آریہ سماج کے پہلوان اور اسلام کے بہادر بطل میں یہ روحانی مقابلہ تھا۔ حضرت مرزا صاحب نے اپنے اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء میں یہ بھی تحریر فرما دیا تھا۔ کہ "اب آریوں کو چاہیئے۔ کہ سب مل کر دُعا کریں۔ کہ یہ عذاب ان کے اس وکیل سے ٹل جائے۔"

تین سال بیت گئے۔ اور اسلام کا پہلوان میدان میں کامیاب کھڑا تھا۔ اس کی ذریت سرسبز و شاداب تھی۔ دُشمن تو چاہتا تھا کہ بطل اسلام خود ہی ہلاک ہو جائے۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے آپ کو آپ کی ذریت کے بھی خادم اسلام ہونے کی بشارت دی حضورؑ نے لکھا ہے:۔

"خدا تعالےٰ کا وعدہ تھا۔ کہ میری نسل میں سے ایک بڑی بنیاد حمایت اسلام کی ڈالے گا ..... خدا نے تمام جہان کی مدد کے لئے میرے آئندہ خاندان کی بنیاد ڈالی ہے۔" (تریاق القلوب صـ۶۵)

دوسری طرف ابھی چھ برس پورے نہ ہوئے تھے۔ کہ ۶ مارچ ۱۸۹۷ء کو آریہ سماج کا وکیل اس جہان سے چل بسا۔ اور اس طرح پنڈت لیکھرام نے شہادت دیدی۔ کہ اسلام زندہ مذہب ہے۔ اور حضرت مرزا صاحب ہی بطل اسلام ہیں۔

غرض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مخالفین اسلام آریہ و عیسائی صاحبان پر ہر رنگ میں حجت قائم کر دی۔ اور اللہ تعالےٰ نے آپ کو ہر میدان میں مظفر و منصور کیا۔ حضورؑ تحریر فرماتے ہیں:۔ "ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر خدا تعالےٰ کا نہایت فضل ہے کبھی وُہ شخص لوگوں کے سامنے شرمندہ نہیں ہوگا۔ جو اس نبی مقبول کا سچا تابع ہے۔" (اعجاز احمدی صـ۱۴)

چند واقعات پر سرسری تبصرہ

مضمون وسیع ہے۔ اور دامن تنگ۔ اس لئے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بطل اسلام ہونے کے چند دیگر واقعات پر سرسری نگاہ ڈالتا ہوں۔

الف۔ آپ نے اسلام کی فضیلت کے اثبات کے لئے عربی زبان کا ام الالسنہ ہونا ثابت کیا (ملاحظہ ہو کتاب منن الرحمٰن) (ب) آپ نے تعطیلِ جمعہ کی تحریک کرکے شعار اسلامی کے قیام کا انتظام فرمایا۔ (میموریل یکم جنوری ۱۸۹۶ء) (ج) آپ نے مثیل کرشن ہونے اور کرشن کے موحد ہونے کا ثبوت دے کر ہندو قوم کے لئے اسلام میں داخلہ کی راہ آسان کر دی (لیکچر سیالکوٹ) (د) آپ نے حضرت باوا نانک رحمہ کو مسلمان ولی ثابت کرکے سکھ قوم پر اتمام حجت کی۔ اور اسے اسلام کے قریب کر لیا۔ (ست بچن اور چشمۂ معرفت) (ذ) آپ نے شیعوں کی مزاعم کی پُرزور تردید کرکے اسلام کے منور چہرہ کو واضح کیا (کتاب سر الخلافہ) (ر) آپ نے چکڑالویوں اور اہلحدیثوں کے افراط و تفریط کو دُور کرکے اسلام کی صحیح پوزیشن کو قائم کیا۔ (ریویو بر مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی) (ز) آپ نے سرسید احمد خان صاحب کے دعا کے خلاف وساوس کو دُور کرکے دُعا کی قبولیت کا یقین دلوں میں راسخ کر دیا (رسالہ برکات الدعا) (س) آپ نے برہمو ؤں کے الہام کے بارے میں اور دیو سماجیوں کے ہستی باری تعالےٰ کے متعلق شبہات کا مدلل قلع قمع فرما کر اسلام کی فضیلت کو ثابت کیا (براہین احمدیہ) غرض حضرت اقدس نے زندگی بھر اسلام کے بہادر پہلوان کے فرض کو باسلوب احسن ادا فرمایا۔

حضرت مسیح موعودؑ کی پُر درد دُعائیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بحیثیت بطلِ اسلام ایک طرف اسلام کی حفاظت و ترقی کے لئے سرتوڑ کوشش کی۔ اور نہایت جانفشانی سے اس مقصد کو پورا کیا۔ تو دوسری طرف اسلام کے غلبہ کے لئے اللہ تعالےٰ کی بارگاہ میں نہایت سوز و کرب سے دُعائیں کیں۔ ان دعاؤں سے زمین و آسمان میں غیر معمولی تغیرات پیدا ہوئے اور پیدا ہو رہے ہیں۔ آپ کو یقین تھا۔ کہ اسلام کا غلبہ خدا کے خاص فضل سے ہی ہوگا۔ ایک جگہ حضور تحریر فرماتے ہیں:۔ "دُنیا میں تیرا جلال چمکے اور تیرے نام کی روشنی اس بجلی کی طرح دکھلائی دے۔ کہ جو ایک لحظہ میں مشرق سے مغرب تک اپنے تئیں پہونچاتی اور شمال و جنوب میں اپنی چمکیں دکھلاتی ہے ......

دیکھ میری رُوح نہایت توکل کے ساتھ تیری طرف ایسی پرواز کر رہی ہے۔ جیسا کہ پرندہ اپنے آشیانہ کی طرف آتا ہے۔ سو میں تیری قدرت کے نشان کا خواہشمند ہوں۔ لیکن نہ اپنے لئے اور نہ اپنی عزت کے لئے بلکہ اس لئے کہ لوگ تجھے پہچانیں۔ اور تیری پاک راہوں کو اختیار کریں۔" (اشتہار ۵ نومبر ۱۸۹۹ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وصال

آخر اس سانحہ ہوش ربا کا وقت آن پہونچا۔ جبکہ اسلام کا یہ غالب جرنیل اللہ تعالیٰ کی پیشگوئیوں کے مطابق سنت انبیاء کے موافق اس دار فانی سے کوچ کرنے والا تھا۔ چنانچہ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو بعمر تہتر چہتر برس کی عمر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وصال ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضور کی وفات ایسی حالت میں ہوئی۔ کہ آپ دنیا کی قوموں کے نام ہمیشہ زندہ رہنے والا پیغام یعنی رسالہ "پیغام صلح" مرتب فرما رہے تھے۔ اس فرض سے سبکدوش ہو کر نماز کی حالت میں آپ بارگاہ ایزدی میں حاضر تھے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بلا لیا۔ آپ کی وفات نے آپ کے مخالفوں کو بھی آپ کے کامیاب ترین بطل اسلام ہونے کا احساس کرا دیا۔ ذیل میں چند اقتباسات درج کئے جاتے ہیں۔

(۱) دہلی کے غیر احمدی اخبار "کرزن گزٹ" کے ایڈیٹر مرزا حیرت صاحب دہلوی نے لکھا۔ "مرحوم کی وہ اعلیٰ خدمات جو اس نے آریوں اور عیسائیوں کے مقابلہ میں اسلام کی کی ہیں وہ واقعی بہت ہی تعریف کی مستحق ہیں۔ اس نے مناظرہ کا رنگ بالکل ہی بدل دیا۔ اور ایک جدید لٹریچر کی بنیاد ہندوستان میں قائم کر دی۔ نہ بحیثیت ایک مسلمان ہونے بلکہ محقق ہونے کے ہم اس بات کا اعتراف کرتے ہیں۔ کہ کسی بڑے سے بڑے آریہ اور بڑے سے بڑے پادری کو یہ مجال نہ تھی۔ کہ وہ مرحوم کے مقابلہ میں زبان کھول سکتا۔"

(مورخہ یکم جون ۱۹۰۸ء)

(۲) امرتسر کے غیر احمدی اخبار "وکیل" کے ایڈیٹر صاحب نے لکھا۔ "وہ شخص بہت بڑا شخص جس کا قلم سحر تھا۔ اور زبان جادو۔ وہ شخص جو دماغی عجائبات کا مجسمہ تھا۔ جس کی نظر فتنہ اور آواز حشر تھی۔ جس کی انگلیوں سے انقلاب کے تار اُلجھے ہوئے تھے۔ اور جس کی دو مٹھیاں بجلی کی دو بیٹریاں تھیں۔ وہ شخص جو مذہبی دُنیا کے لئے تیس برس تک زلزلہ اور طوفان رہا۔ جو شور قیامت ہو کر خفتگان ہستی کو بیدار کرتا رہا۔ خالی ہاتھ[1] دنیا سے اٹھ گیا۔ .... مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی رحلت اس قابل نہیں۔ کہ اس سے سبق حاصل نہ کیا جائے۔ ایسے شخص جن سے مذہبی یا عقلی دنیا میں انقلاب پیدا ہو ہمیشہ دُنیا میں نہیں آتے۔ یہ نازش فرزندان تاریخ بہت کم منظر عالم پر آتے ہیں۔ اور جب آتے ہیں تو دُنیا میں ایک انقلاب پیدا کر کے دکھا جاتے ہیں۔ مرزا صاحب کی اس رخصت نے ان کے بعض دعاوی اور بعض معتقدات سے شدید اختلاف کے باوجود ہمیشہ کی مفارقت پر مسلمانوں کو ہاں تعلیم یافتہ اور روشن خیال مسلمانوں کو محسوس کرا دیا ہے۔ کہ ان کا ایک بڑا شخص ان سے جدا ہو گیا ہے۔ اور اس کے ساتھ مخالفین اسلام کے مقابلہ پر اسلام کی اس شاندار مدافعت کا جو اس کی ذات سے وابستہ تھی خاتمہ ہو گیا۔ ان کی یہ خصوصیت کہ وہ اسلام کے مخالفین کے برخلاف ایک فتح نصیب جرنیل کا فرض پورا کرتے رہے ہمیں مجبور کرتی ہے۔ کہ اس احساس کا مسلّم کھلا اعتراف کیا جائے۔"

(اخبار وکیل امرتسر)

(۳) الہ آباد کے انگریزی اخبار پائنیر نے لکھا۔ "بہرحال قادیان کا نبی ان لوگوں میں سے تھا۔ جو ہمیشہ دنیا میں نہیں آتے۔"

(مورخہ ۳۰ مئی ۱۹۰۸ء)

ہمیشہ کے لئے زندہ بطل اسلام

ہمارے آقا حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام نے زندگی بھر اسلام کے بطل کا فریضہ ادا کیا۔ اسلام کی بے نظیر خدمت کی۔ ۱۹۰۸ء میں آپ اس دنیا سے رحلت فرما گئے۔ مگر حقیقت یہ ہے۔ کہ آپ ہمیشہ کے لئے زندہ بطل اسلام ہیں۔ آپ کے زبردست دلائل آپ کو زندہ رکھیں گے۔ آپ کے معجزات ونشانات آپ کی ہمیشہ کی زندگی کے ضامن ہیں۔ آپ نے جو اسلام کے جانبازوں کی ایک زبردست جماعت تیار کی۔ وہ آپکو ہمیشہ زندہ رکھے گی۔ جماعت احمدیہ مشرق و مغرب میں اسلام کے جھنڈے کو بلند کرنے کے لئے جو بے مثال کارنامے بجا لا رہی ہے۔ وہ سب اسی زندہ بطل اسلام کی روحانیت کے کرشمے ہیں۔ اس لئے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اسلام کا زندہ پہلوان اور جاوید بطل کہوں گا۔ جماعت احمدیہ کی خدمت اسلام کا اعتراف جس رنگ میں مسلمانوں اور غیر مسلموں نے کیا ہے۔ اس کے لئے تفصیل کی گنجائش نہیں۔ مصر کے ایک معاند اخبار الفتح (قاہرہ) کا ایک اقتباس پیش کر کے مضمون ختم کرتا ہوں۔ لکھا ہے۔

فالقادیانیون اعظم نجاحا لما معهم من حقائق الاسلام وحكمه. ...... والذي يرى اعمالهم المدهشة ويقدر الامور قدرها لا يملك نفسه من الاهشة والاعجاب بجهاد هذه الفرقة القليلة التي عملت ما لم تستطعه مئات الملايين من المسلمين وقد جعلوا جهادهم هذا ونجاحهم اكبر معجزة تدل على صدق ما يزعمون وساعدهم على ذلك موت غيرهم ممن ينتسب الى الاسلام. ...... افلا يجب على المسلمين والحال هذه ان يزيلوا عن اذهان اهل اوربا وامريكا تلك العقائد الفاسدة التي يعتقدونها في دينهم ونبيهم هذا فرض امراء المسلمين وعلمائهم واغنيائهم وفقرائهم ايضا. فمن ذا الذي يقوم القوم بتبديد تلك الاوهام؟ لا احد الا القاديانية وحدهم. هم الذين يبذلون في ذلك الاموال والانفس ولو قام المصلحون يصيحون حتى تبح اصواتهم ويكتبون حتى تنكسر اقلامهم ما جمعوا من الاموال والرجال في جميع الاقطار الاسلامية عشر ما تبذله هذه الشرذمة القليلة

(الفتح بابت ۲۰ جمادی الثانیۃ ۱۳۵۱ھ)

یعنی قادیانی لوگوں کو زیادہ کامیابی حاصل ہوتی ہے۔ کیونکہ ان کے ساتھ اسلام کے حقائق اور حکمتیں ہیں۔ جو شخص ان کے حیران کن کارناموں کو دیکھے گا۔ اور معاملات کا ٹھیک اندازہ کرے گا۔ وہ اس چھوٹی سی جماعت کے اس عظیم الشان جہاد کو دیکھ کر دنگ رہ جائے گا۔ جس کی توفیق کروڑوں مسلمانو کو نہیں ملی۔ ان لوگوں نے اپنے اس جہاد اور اس کامیابی کو اپنے عقائد کی صداقت کی زبردست دلیل قرار دیا ہے۔ ان کی اس دلیل کو دوسرے مسلمان کہلانے والوں کی موت نے اور بھی پختہ کر دیا ہے۔ کیا ان دریں حالت مسلمانوں پر فرض نہ تھا۔ کہ اہل یورپ وامریکہ کے ذہنوں سے ان غلط خیالات کو زائل کریں۔ جو وہ اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق رکھتے ہیں۔ یہ مسلمانوں کے امراء ان کے علماء ذی ثروت لوگوں اور فقراء کا فرض تھا۔ مگر آج ان اوہام کے دور کرنے کے لئے کون کوشاں ہیں؟ کوئی نہیں صرف قادیانی لوگ ہی ہیں۔ جو اس کے لئے اموال اور جانیں خرچ کر رہے ہیں۔ واقعہ یہ ہے۔ کہ اگر اس وقت مسلمانوں کے لیڈر چلاتے چلاتے تھک جائیں۔ ان کی آوازیں بھرا جائیں۔ اور قلمیں ٹوٹ جائیں تب بھی ساری دنیائے اسلام سے اس کا عشر عشیر جمع نہیں کر سکتے۔ جو یہ چھوٹی سی جماعت قادیانیوں کی اموال ونفوس خرچ کر رہی ہے۔"

عربی میں مثل ہے والفضل ما شهدت به الاعداء۔ یہ جماعت احمدیہ کی قربانیوں کا بہترین اعتراف ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بطل اسلام ہونے پر زبردست شہادت۔ خاکسار ابو العطاء جالندہری

کیا آپ کی مجلس بیدار ہے؟

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کو واضح ہو کہ مجلس مرکزیہ کے زیر اہتمام تقریباً ہر تین ماہ بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا جو امتحان ہوتا ہے۔ یہ ان کی بیداری و مستعدی کا ایک بیّن معیار ہوتا ہے۔ جب کسی امتحان میں اراکین مجلس کی تعداد کی نسبت سے بہت زیادہ امیدوار ان امتحان میں شامل ہوتے ہیں۔ تو یہ امر ان کی زندگی اور مستعدی پر دال ہوتا ہے۔ برعکس اس کے اس بارہ میں خاموشی خواب غفلت کا قطعی ثبوت۔ آئندہ امتحان جس کے لئے تجلیات الٰہیہ اور برکات الدعا بطور نصاب مقرر ہیں۔ انشاء اللہ العزیز ۲۰ شہادت (اپریل) بروز اتوار منعقد ہوگا۔ اگر کسی مجلس نے اب تک اس بارہ میں کماحقہ کوشش نہیں کی۔ تو اسے چاہیئے کہ اب بیدار ہو۔ اپنے فرض کو شناخت کرے۔ اور جس مقام کو وہ سستی سے کھو چکی ہے۔ دوبارہ حاصل کرنے کے لئے مساعی ہو۔ (مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان)

[1] خالی ہاتھ کیوں وہ تو الباقیات الصالحات کا نہ ختم ہونے والا خزانہ ساتھ لے گیا۔ ابوالعطاء

صوبہ بہار میں تبلیغ احمدیت

میں ۲۸ ماہ تبلیغ کو مونگھیر پہونچا۔ اور احمدیہ پراونشل سالانہ کانفرنس میں شرکت کی۔ جو یکم و دو امان کو منعقد ہوئی۔ نیز شوریٰ کے اجلاس میں بھی شامل ہؤا۔ مذکورہ کانفرنس میں میرے چار لیکچر ہوئے۔ جن کا مضمون تبلیغ احمدیت۔ تربیت جماعت۔ امن عالم اور اتحاد اقوام پر مشتمل تھا۔ بفضلہ تعالےٰ جملہ تقاریر کامیاب رہیں۔

بھاگلپور میں تقریریں

ازاں بعد بھاگلپور پہونچا۔ جہاں ایک ہندو ہائی سکول کے ہال میں ۵ امان بعنوان ہندو مسلم اتحاد میری تقریر ہوئی۔ اسکول کے ہیڈماسٹر صاحب نے جو ہندو ہیں صدارت کے فرائض انجام دیئے۔ باوجودیکہ اسی وقت شہر میں اور پبلک تقاریر بھی تھیں۔ ہمارے جلسہ کی حاضری خوشکن تھی۔ میرے علاوہ دو ہندوؤں نے بھی تقریریں کیں۔ چونکہ تھوڑے دن قبل بھاگلپور میں ہندو مسلم فساد ہو چکا تھا۔ اس لئے عام لوگوں نے ہماری اس تحریک کو بہت قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھا۔ چنانچہ اختتام جلسہ پر بعض نوجوان طلبار نے خواہش کی کہ ان کے زیر انتظام جلسہ میں تقریر کی جائے جسے میں نے قبول کر لیا۔

۲۲ ماہ امان کھنبو سائنٹیفک سوسائٹی نے سی ایم۔ ایس۔ ہال میں ایک جلسہ کا اعلان کیا۔ جس کے دو اجلاس تھے۔ گو میری تقریر صرف ایک ہی اجلاس میں رکھی گئی تھی۔ مگر منتظمین کے اصرار اور خواہش پر دونوں اجلاسوں میں لیکچر دیئے۔ ان تقاریر کو اس قدر پسند کیا گیا۔ کہ بعض ہندوؤں نے برسر اجلاس کہا۔ کہ دوران جلسہ میں ہمیں افسوس ہو رہا تھا۔ کہ ہمارا وقت ضائع ہؤا۔ مگر اسلامی نقطۂ نگاہ کو سُن کر ہم اعتراف کرتے ہیں۔ کہ اگر ہم اس اجتماع میں شامل نہ ہوتے۔ تو ہماری بدقسمتی ہوتی۔ نیز یہ کہ اگر اس قسم کے دو تین لیکچرار بھاگلپور کی مسموم فضا کی اصلاح کے لئے کھڑے ہو جائیں۔ تو اہل شہر کی بدبختی کا خاتمہ ہو سکتا ہے۔

اسی روز "سٹوڈنٹس فیڈریشن" کی طرف سے پانچ بجے شام "لاجپت پارک" میں میرے لیکچر کا انتظام تھا۔ طلبار نے مطبوعہ اشتہار کے علاوہ بہت بڑے جلوس کے ذریعہ شہر میں اس کا اعلان کیا۔ نتیجہ یہ ہؤا۔ کہ ہندو مسلم بکثرت شامل ہوئے۔ چونکہ میرے نام کے ساتھ منتظمین جلسہ نے "لیڈر پنجاب" کے الفاظ لکھ دیئے تھے۔ اس لئے ابتداء تقریر میں مختصر طور پر سلسلہ احمدیہ کا تعارف کراتے ہوئے اس غلط فہمی کا ازالہ کر دیا۔ اور بتایا کہ آج کا لیکچرار "لیڈر پنجاب" تو نہیں۔ البتہ "لیڈر پنجاب" بلکہ رہنمائے عالم کا ادنےٰ ترین خادم ہے۔ وہ رہنمائے عالم جس کے انقلاب انگیز ہاتھوں پر اسیروں کی رستگاری مقدر ہے۔

ازاں بعد ہندو مسلم اتحاد پر مبسوط لیکچر دیا۔ جس میں وہ تجاویز بیان کی گئیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے وقتاً فوقتاً ابنائے وطن کے سامنے پیش فرمائی ہیں۔ اس لیکچر کی قوت۔ دلائل کی برجستگی اور تجاویز کی معقولیت کا کھلے بندوں اعتراف کیا گیا۔ منتظمین جلسہ گو ہندو تھے۔ مگر انہوں نے تسلیم کیا۔ کہ وہ عملی قدم اٹھا سکیں یا نہ۔ لیکن یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ امن عالم کی عمارت انہی بنیادوں پر اٹھائی جا سکتی ہے اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے شہر کا ہر طبقہ احمدیت سے بیش از پیش متعارف ہو چکا ہے ہندو قوم خاص طور پر احمدیت کا لٹریچر دیکھ رہی۔ اور اسلام کی برتری کا اعتراف کر رہی ہے۔

یوم چین اور ہفتہ جنگ

۷ امان لاجپت پارک میں سرکاری و غیر سرکاری منتظمین کے زیر انتظام "یوم چین" منایا گیا۔ اس میں بھی میری تقریر ہوئی۔ مزید براں پندرہ تاریخ کو ہفتہ جنگ کے دوران میں گورنمنٹ کی طرف سے پیرپنتی جو بھاگلپور سے تیس میل دور ہے مجھے تقریر کے لئے بھیجا گیا۔ جہاں ڈیڑھ گھنٹہ لیکچر دیا۔ کلکٹر صاحب کی رپورٹ ہے۔ کہ ان کے زیر انتظام منعقدہ ہونے والے جلسوں میں یہ کامیاب ترین جلسہ ہے۔

الغرض ان تمام جلسوں میں بالواسطہ یا بلاواسطہ احمدیت کا ذکر کیا جاتا رہا۔ جس کا بڑا فائدہ یہ ہؤا۔ کہ شہر کے تمام اداروں میں بار بار جانے کا موقع ملا۔ اور مختلف الخیال لوگوں کی ملاقاتوں کا سلسلہ روز افزوں ہو گیا نیز ان تمام جلسوں کی مختصر روئداد انگریزی اخبارات میں شائع ہوتی رہی۔

جلسہ سیرۃ النبیؐ

۲۶ امان مرکزی تحریک کی تعمیل میں بمقام بھاگلپور ہندو ہائی سکول میں سیرۃ النبیؐ کے جلسہ کا اعلان کیا گیا۔ اشتہار میں داعیان کے طور پر احمدیوں کے علاوہ غیر احمدی معززین کے بھی دستخط تھے۔ بابو اننت پرشاد صاحب۔ بی۔ ایل نے صدارت فرمائی۔ اس موقعہ پر خاکسار نے ڈیڑھ گھنٹہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت پر تقریر کی۔ ہال میں غیر معمولی نشستوں کا انتظام کیا گیا۔ مگر باوجودیکہ شہر میں میلاد وغیرہ کی اور تقاریب بھی تھیں۔ جن میں شیرینی کا بھی بندوبست تھا۔ ہمارے جلسہ میں اتنے لوگ آئے۔ کہ احمدیوں کے علاوہ دوسرے لوگوں کو بھی کھڑے رہنا پڑا۔ غرض ہندو مسلم اس کثرت سے تشریف لائے۔ کہ ہمارا انتظام ناکافی ثابت ہؤا۔ سامعین ہمہ تن گوش ہو کر سنتے رہے۔ تقریر کے بعد بھی حاضرین اطمینان سے بیٹھے رہے۔ فی الواقع سیرت رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم اس قدر مؤثر اور دلآویز تھی۔ کہ سامعین پر عجیب کیفیت کا عالم طاری تھا۔ بفضلہ تعالےٰ یہ جلسہ ہماری توقعات سے بہت بڑھ کر کامیاب ہؤا۔

تعلیم و تربیت

عرصہ زیر رپورٹ میں مقامی احمدی نوجوانوں کو بالخصوص اور عام احباب کو بالعموم نماز باجماعت کی باقاعدہ ادائیگی کی طرف توجہ دلائی گئی۔ اور پوری پوری نگرانی کر کے سستی کو رفع کیا گیا۔ چنانچہ اس وقت بفضلہ تعالےٰ اس بارہ میں کوئی شکایت نہیں ہے۔ کشتی نوح بطور کورس مقرر کی گئی۔ جس کا ماہ اپریل کے اختتام پر باقاعدہ تحریری امتحان ہوگا۔ انشاء اللہ۔ امور سلسلہ سے دلچسپی پیدا کرنے کے لئے مختلف جلسوں کے انتظام و انصرام کے لئے احباب جماعت کی ڈیوٹیاں لگائی گئیں۔ تبلیغ احمدیت کے سلسلہ میں ان سے معقول کام لیا گیا نئی پود کی اصلاح کی پوری پوری کوشش کی گئی۔ چندوں کی ادائیگی کے بارہ میں حسب توفیق مناسب وعظ و نصیحت سے کام لیا گیا۔ خدا کا فضل ہے کہ اس لحاظ سے بھی مقامی جماعت کی حالت پہلے کی نسبت بدرجہا بہتر ہے۔

تبلیغی دورہ

عرصہ زیر رپورٹ میں بھاگلپور کے مختلف محلوں۔ پورینی۔ جگاؤں۔ پیرپنتی۔ مونگھیر اور پٹنہ کا دورہ کیا۔ تمام مقامات پر تبلیغ احمدیت۔ تعلیم و تربیت نیز جملہ امور متفرقہ کے لئے بذریعہ تقاریر و تحاریر وعظ و نصیحت و گفت و شنید کی گئی۔ اس عرصہ میں ۱۳۶۷ میل کا سفر کیا گیا۔ اور سفر و حضر میں ملنے جلنے والوں کو احمدیت کی دعوت دی گئی۔

درس و تدریس

قیام بھاگلپور کے دوران میں ہر روز نماز فجر کے بعد قرآن کریم کا درس دیا۔ درس کا یہ سلسلہ دیر سے جاری ہے۔ سورۃ یونس ختم ہو چکی ہے۔ درس میں احمدی مرد و زن اور بچوں کے علاوہ بعض غیر احمدی بھی شامل ہوتے ہیں۔ جنہیں درس کے علاوہ انفرادی گفتگو کے وقت مسائل احمدیت سے واقفیت بہم پہونچائی جاتی ہے۔ اور سوالات کے جوابات دیئے جاتے ہیں۔ عرصہ زیر رپورٹ میں کم و بیش ڈیڑھ ہزار پمفلٹ وغیرہ شائع کئے۔ تیس خطوط لکھے۔

نومبایع

عرصہ زیر رپورٹ میں ایک نوجوان بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ ان کے خاندان کو احمدیت میں داخل کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔

عاجز۔ محمد سلیم نزیل بھاگلپور (بہار)

افسوسناک تحریف

مجموعہ خطب علمی کے ایڈیشن دوم میں بجائے اس شعر کے کہ ؎

حضرت عیسےٰؑ نبی داؤدؑ و موسیٰؑ خاک ہیں
لیکے توریت و زبور انجیل حق سے مل بسے

یوں شعر لکھا گیا ہے:

آسماں پر عیسےٰؑ نبی داؤدؑ و موسیٰؑ خاک میں
لیکے توریت و زبور انجیل حق سے مل بسے

یہ کتاب میں نے حال ہی میں گلبرگہ علاقہ دکن کے ایک کتب فروش سے خریدی ہے۔ جو سرے

وصیتیں!

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کردے۔ سکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۶۱۱۲۔ حاکم بی بی بیوہ محمد اسمٰعیل صاحب قوم قریشی پیشہ زمیندارہ عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت خلافت اولیٰ ساکن ڈھڈیاں ڈاکخانہ بھیرہ ضلع شاہپور۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۸ ۴۲/۴/ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد حسب ذیل ہے۔ ساڑھے انیس بیگھہ زمین ہے۔ جس کو نہ میں فروخت کرسکتی ہوں۔ نہ وصیت کرسکتی ہوں۔ اس میں سے کچھ دریا برد ہوچکی ہے۔ باقی میری زمین شرکا کے ساتھ مشترک ہے۔ جس کی آمدنی سالانہ قریباً نومن گندم ہے۔ میں اسکے $\frac{1}{9}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ جس کی وصیت جو ہوا کرے گی۔ وہ میں بھیجدیا کروں گی۔ اس کے علاوہ میرا حق مہر ۵۰۰/ روپیہ تھا۔ اس کا بھی $\frac{1}{9}$ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان اپنی زندگی میں ادا کردوں گی۔ بلکہ ۳۰/ روپیہ آج نقد ادا کردیئے ہیں۔ نیز میری وفات پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی نویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

گواہ شد۔ علی محمد گکھانوالی حال قادیان۔ نشان انگوٹھا حاکم بی بی حال قادیان۔ گواہ شد ابراہیم ولد کرم دین بھینی بانگر حال قادیان۔

نمبر ۶۱۱۳۔ منکہ محمد عبداللہ ولد علی احمد قوم کھوکھر پیشہ ملازمت عمر ۴۵ سال تاریخ بیعت جولائی سنہ ۱۹۳۵ء ساکن راولپنڈی۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۶ ۴۲/۳/ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ میری وفات پر اگر میری کوئی جائیداد ثابت ہو تو صدر انجمن احمدیہ قادیان اس کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی حقدار ہوگی جس کی کہ آج میں وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ آمدنی کم وبیش ۴۶/ روپے ہے۔ اس کے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ العبد محمد عبداللہ سپاہی نمبر ۱۱۸۱۶۲ پلاٹون نمبر ۱۳ ایچ کمپنی بٹالین نمبر ۴ آئی۔ اے ا دی ٹریننگ سنٹر کٹنی (سی۔ پی) گواہ شد۔ محمد شریف احمد انسٹرکٹر کٹنی۔ گواہ شد۔ سید یعقوب الرحمٰن کٹنی کٹنی۔

نمبر ۶۱۱۴۔ منکہ نذیر بیگم زوجہ چوہدری یوسف خاں صاحب قوم راجپوت عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن جبال ڈاک خانہ خاص ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۴ ۴۲/۳/ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اسوقت حسب ذیل جائیداد ہے۔ زیورات طلائی وزنی ۲۶ تولہ۔ زیورات دیگر قیمتی ۲۰۰ روپیہ مہر بذمہ خاوند ۱۰۰۰/- اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد نہیں نہ ہی کوئی آمد ہے۔ اور اگر کوئی آمد ہوئی تو اس کا اور اس کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ یہ حصہ جائیداد میں اپنی زندگی میں ادا کردوں گی۔ اگر نہ کرسکوں۔ تو میرے ورثاء اس کے ادا کرنے کے ذمہ وار ہوں گے۔ اس کے علاوہ اگر کوئی اور جائیداد میری وفات کے وقت ثابت ہو۔ اس کا بھی $\frac{1}{10}$ حصہ میں یا میرے ورثاء ادا کردینگے۔

الامۃ۔ نذیر بیگم بقلم خود موصیہ۔ گواہ شد یوسف خان خاوند موصیہ۔ گواہ شد نعمت خان ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ جج والد موصیہ۔

نمبر ۶۱۱۹۔ منکہ خیر النساء زوجہ حاجی محمد صدیق صاحب قوم راجپوت عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت سنہ ۱۹۳۳ء ساکن نئی دہلی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۹ ۴۲/۱/ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری ماہوار آمدنی بصورت جیب خرچ کے ہے۔ مبلغ تین روپے ہے میں وصیت کرتی ہوں کہ میں تاحیات اپنی آمدنی کا $\frac{1}{3}$ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری اس وقت دو عدد بالیاں طلائی مالیتی ۶۰/ روپے۔ اور ایک سینے کی مشین قیمتی ۱۰۰/- کل ۱۶۰/- روپے کی ہے اگر میں اس رقم کا یعنی ۱۶۰/- روپے کا $\frac{1}{3}$ حصہ اپنی زندگی میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان نہ کرسکوں تو یہ رقم ۵۳/۶/- میری متروکہ جائیداد میں سے وضع کرلی جائے۔ میری وفات کے وقت اگر اس جائیداد کے علاوہ کوئی اور جائیداد میری ثابت ہو تو اسکے بھی $\frac{1}{3}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی میرا مہر ۳۲/۶/- بذمہ میرے خاوند واجب الادا ہے۔ میں اس کے بھی $\frac{1}{3}$ حصہ کی وصیت صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام کرتی ہوں۔

الامۃ خیر النساء نشان انگوٹھا۔ گواہ شد احمد دین پسر موصیہ۔ گواہ شد عبدالرحمٰن بی۔ اے منشی فاضل پسر موصیہ۔ گواہ شد حاجی محمد صدیق شوہر موصیہ +

مندرجہ ذیل احباب نوٹ فرمالیں

(گذشتہ سے پیوستہ)

ذیل میں ان اصحاب کے اسمائے گرامی درج کئے جاتے ہیں جن کا چندہ ختم ہوچکا ہے یا ۲۰ مئی سنہ ۱۹۴۲ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ ان میں وہ اصحاب بھی شامل ہیں۔ جو بالعموم بذریعہ محاسب چندہ ارسال فرمایا کرتے ہیں۔ تمام احباب کی خدمت میں مؤدبانہ گذارش ہے۔ کہ اپنا نام دیکھ کر فوراً چندہ ارسال فرمادیں۔ جو دوست ۳۰ اپریل سنہ ۱۹۴۲ء تک اپنا چندہ ارسال فرمادیں گے۔ ان کی خدمت میں وی۔ پی ارسال نہیں ہونگے۔ لیکن جن اصحاب کی طرف سے اس تاریخ تک چندہ وصول نہ ہوگا۔ ہم ان کی خدمت میں یکم مئی کو وی۔ پی ارسال کردیں گے۔ امید ہے۔ احباب جلد سے جلد چندہ ادا فرمانے کی کوشش کریں گے۔

خاکسار مینجر

۱۵۰۶۴۔ ایچ۔ اے قریشی صاحب
۱۵۰۶۹۔ چراغدین صاحب
۱۵۱۰۳۔ ملک میر احمد صاحب
۱۵۱۲۷۔ خواجہ عبدالحمید صاحب
۱۵۱۵۰۔ غلام رسول صاحب
۱۵۱۷۸۔ شیخ محمد اسمٰعیل صاحب
۱۵۱۸۷۔ سکرٹری انجمن احمدیہ
۱۵۱۹۳۔ میر ضیاء اللہ صاحب
۱۵۱۹۷۔ مرزا محمد شریف بیگ صاحب
۱۵۱۹۸۔ چوہدری عبدالمالک صاحب
۱۵۲۰۲۔ حکیم علی احمد صاحب
۱۵۲۰۶۔ شیخ عبدالغنی صاحب
۱۵۲۰۹۔ خواجہ عبدالعزیز صاحب
۱۵۲۱۳۔ فضل حق صاحب
۱۵۲۱۸۔ خواجہ عبدالرحمٰن صاحب
۱۵۲۲۹۔ میاں لعل الدین صاحب
۱۵۲۳۹۔ پیر محمد اکبر صاحب
۱۵۲۵۱۔ حکیم محمد عبدالجلیل صاحب
۱۵۲۵۵۔ مسٹر محمد منظور احمد خانصاحب
۱۵۲۶۳۔ میاں سردار خانصاحب
۱۵۲۷۰۔ مرزا اعظم بیگ صاحب
۱۵۲۷۹۔ بشارت احمد صاحب
۱۵۲۸۲۔ بابو محمد حنیف صاحب
۱۵۲۸۸۔ فضل محمد صاحب
۱۵۲۹۷۔ اہلیہ جناب احمد صاحب
۱۵۳۰۳۔ محمد صاحبداد خانصاحب
۱۵۳۳۸۔ الٰہی بخش رحیم بخش صاحب
۱۵۳۷۷۔ شیخ محمد احمد صاحب
۱۵۴۰۴۔ راجہ بشیر الدین احمد صاحب
۱۵۴۲۸۔ عبدالرؤف خانصاحب
۱۵۴۳۲۔ شیخ منظور احمد صاحب

۱۵۴۳۳۔ کرنل اوصاف علی خانصاحب
۱۵۴۵۴۔ شیر علی محمد صاحب
۱۵۴۶۱۔ لائبریری احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن
۱۵۴۶۳۔ حیدر علی صاحب
۱۵۴۷۱۔ ڈاکٹر غلام محمد صاحب
۱۵۵۰۰۔ بابو محمد نصیب صاحب
۱۵۵۲۰۔ محمد مستقیم صاحب
۱۵۵۲۵۔ عزیز حسین صاحب
۱۵۵۲۷۔ سکرٹری تبلیغ جماعت
۱۵۵۳۰۔ محمد افضل خانصاحب
۱۵۵۳۴۔ بابو عبدالرحمٰن صاحب
۱۵۵۴۱۔ منشی نور الٰہی صاحب
۱۵۵۴۲۔ چوہدری شریف احمد صاحب
۱۵۵۴۳۔ محمد جعفر خانصاحب
۱۵۵۵۶۔ شیخ ظاہر الدین صاحب
۱۵۵۶۷۔ میاں محمد شریف صاحب
۱۵۵۶۸۔ منشی محمد اسمٰعیل صاحب
۱۵۵۷۰۔ مرزا محمد عظیم صاحب
۱۵۵۷۱۔ رشید احمد صاحب
۱۵۵۷۲۔ چوہدری فضل احمد صاحب
۱۵۵۷۹۔ چوہدری غلام نبی صاحب
۱۵۵۸۰۔ مولوی عبدالرحمٰن صاحب
۱۵۵۸۸۔ محمد قاسم صاحب
۱۵۵۹۷۔ چوہدری مقصود علی خانصاحب
۱۵۵۹۸۔ ماسٹر محمد حسن صاحب
۱۵۶۰۸۔ ایم نعیم اللہ صاحب
۱۵۶۱۵۔ عبدالسلام صاحب
۱۵۶۲۰۔ ملک محمد خان صاحب
۱۵۶۲۱۔ احمد حسن صاحب
۱۵۶۳۲۔ سید مسعود احمد صاحب
۱۵۶۳۵۔ محمد شفیع صاحب

۱۵۶۴۳۔ مولوی عبدالکریم صاحب
۱۵۶۴۴۔ بخانہ جمعدار فیروز الدین صاحب
۱۵۶۴۶۔ محمد عبداللہ صاحب
۱۵۶۵۰۔ مولوی محمد نواز صاحب
۱۵۶۵۸۔ جمعدار فتح دین صاحب
۱۵۶۵۹۔ محمد اقبال صاحب
۱۵۶۷۹۔ غلام احمد صاحب
۱۵۶۸۶۔ سید ولایت شاہ صاحب
۱۵۶۸۷۔ چوہدری غلام جیلانی خانصاحب
۱۵۷۰۴۔ انجمن احمدیہ چک نمبر ۱۳۰
۱۵۷۰۵۔ عبدالقادر صاحب
۱۵۷۰۶۔ چوہدری محمد عبداللہ صاحب
۱۵۷۱۰۔ سکرٹری صاحب جماعت کوٹلی
۱۵۷۱۳۔ مسز محمود احمد صاحب
۱۵۷۱۸۔ قاضی شریف الدین صاحب
۱۵۷۱۹۔ خانصاحب سید ضیاء الحق صاحب
۱۵۷۲۲۔ چوہدری عبدالقادر صاحب
۱۵۷۳۶۔ ملک عبدالمجید خانصاحب
۱۵۷۴۳۔ بی۔ ایم بشیر احمد صاحب
۱۵۷۶۹۔ بی احمد شریف صاحب
۱۵۷۷۱۔ حکیم محمد عبداللہ صاحب
۱۵۷۷۳۔ چوہدری سلطان احمد صاحب
۱۵۷۷۸۔ غلام احمد صاحب
۱۵۷۹۸۔ صاحبداد صاحب
۱۵۷۹۹۔ خان عیسیٰ خانصاحب
۱۵۸۰۰۔ خواجہ عنایت اللہ صاحب
۱۵۸۰۱۔ سید افتخار حسین صاحب
۱۵۸۰۵۔ مسز این ایم خانصاحب
۱۵۸۱۲۔ میاں خدا بخش صاحب
۱۵۸۱۳۔ چوہدری مبارک احمد صاحب
۱۵۸۱۴۔ میر ذکاء اللہ صاحب

۱۵۸۱۸ - ملک فضل الٰہی صاحب
۱۵۸۲۲ - خورعالم خانصاحب
۱۵۸۲۵ - سید عابد حسین صاحب
۱۵۸۳۳ - آرہ بیگم صاحبہ
۱۵۸۳۵ - ایم عظیم خان صاحب
۱۵۸۳۹ - عبدالمومن خانصاحب
۱۵۸۴۰ - حشمت علی صاحب
۱۵۸۴۲ - ڈاکٹر خواجہ احمد صاحب
۱۵۸[illegible] - مرزا بشیر احمد صاحب
۱۵۸۵۷ - صلاح الدین صاحب
۱۵۸۶۰ - [illegible]ح الدین صاحب
۱۵۸۶۱ - ڈاکٹر عبد[illegible] الغنی صاحب
۱۵۸۶۶ - چوہدری مقبول احمد صاحب
۱۵۸۷۲ - میاں سعید احمد صاحب
۱۵۸۷۳ - چوہدری جلال دین صاحب
۱۵۸۷۸ - عبدالمجید خانصاحب
۱۵۸۸۰ - بابو محمد افضل خانصاحب
۱۵۸۸۱ - شیخ بشیر احمد خانصاحب
۱۵۸۸۲ - ایم حفیظ الرحمٰن صاحب
۱۵۸۸۷ - نور احمد خانصاحب
۱۵۸۸۹ - میاں محمد عمر صاحب
۱۵۸۹۵ - مسٹر شکیل احمد صاحب
۱۵۸۹۷ - جماعت احمدیہ شاہ پور
۱۵۹۱۱ - چوہدری بشیر احمد صاحب
۱۵۹۱۱ب - ثناءاللہ صاحب
۱۵۹۲۱ - شیخ محمد حسین صاحب
۱۵۹۲۲ - چوہدری سردار خانصاحب
۱۵۹۲۵ - عالم خانصاحب
۱۵۹۲۸ - نفیر محمد صاحب
۱۵۹۳۰ - ایم یو انور صاحب
۱۵۸۳۹ - چوہدری نور محمد صاحب
۱۵۹۴۰ - محمد خورشید عالم صاحب

۱۵۹۵۱ - منشی غلام محمد صاحب
۱۵۹۵۳ - میر اللہ بخش صاحب
۱۵۹۵۴ - شیخ فیض قادر صاحب
۱۵۹۵۵ - قاضی غلام قادر صاحب
۱۵۹۵۷ - چوہدری عبداللہ خانصاحب
۱۵۹۶۱ - آر - اے - ملک
۱۵۹۶۲ - پیر محمد عبداللہ صاحب
۱۵۹۶۵ - فدا محمد صاحب
۱۵۹۷۲ - ماسٹر امیر عالم صاحب
۱۵۹۷۴ - بابو عبدالعزیز صاحب
۱۵۹۷۵ - عبدالرحیم صاحب
۱۵۹۷۶ - چوہدری سردار محمد صاحب
۱۵۹۷۷ - نصیر الدین صاحب
۱۵۹۸۱ - لفٹنٹ ڈاکٹر نور الدین صاحب
۱۵۹۹۴ - محمد یامین [illegible] خانصاحب
۱۵۹۹۶ - ملک سعادت ا[illegible] صاحب
۱۵۹۹۸ - چوہدری محمد حسین صاحب
۱۵۹۹۹ - چوہدری بشیر احمد صاحب
۱۶۰۰۲ - مولا بخش صاحب
۱۶۰۰۷ - مولوی منظور احمد صاحب
۱۶۰۱۱ - چوہدری عبدالغفور صاحب
۱۶۰۱۷ - علی محمد صاحب
۱۶۰۲۰ - قادر بخش صاحب
۱۶۰۲۲ - محمد عثمان صاحب
۱۶۰۲۶ - ایم جی حیدر صاحب
۱۶۰۳۰ - میاں منظور الٰہی صاحب
۱۶۰۳۱ - ایم اے قیوم صاحب

۱۶۰۳۱ب - میاں سکندر حیات صاحب
۱۶۰۳۲ - شاہ بخت صاحب
۱۶۰۳۵ - شیخ رحمت اللہ صاحب
۱۶۰۳۸ - والدہ داؤد احمد صاحب
۱۶۰۴۱ - ہدایت اللہ صاحب
۱۶۰۴۷ - ایم عطار محمد صاحب
۱۶۰۴۹ - ایم کے عبدالرحمٰن صاحب
۱۶۰۵۱ - ایم اے صادق صاحب
۱۶۰۵۳ - کے احسان الٰہی صاحب
۱۶۰۵۵ - محمد عبدالحق صاحب
۱۶۰۵۶ - عبدالسلام خانصاحب
۱۶۰۵۷ - احمد خانصاحب
۱۶۰۵۸ - مرزا عبدالرحمٰن صاحب
۱۶۰۶۱ - عبدالقیوم صاحب
۱۶۰۶۵ - مصطفےٰ غلام صادق صاحب
۱۶۰۶۶ - محمد شفیع صاحب
۱۶۰۶۷ - بابو محمد الطاف صاحب
۱۶۰۶۸ - مبارک احمد صاحب
۱۶۰[illegible]۹ - عبدالجبار صاحب
۱۶۰۸۰ - محمد انور حسین صاحب
۱۶۰۸۱ - ملک [illegible] احمد صاحب
۱۶۰۸۲ - ایم مسعود الرحمٰن صاحب
۱۶۰۸۳ - عبدالمجید صاحب
۱۶۰۸۵ - چوہدری شمشیر علی صاحب
۱۶۰۸۷ - بابو محمد [illegible]م صاحب
۱۶۰۹۰ - محمد عالم صاحب
۱۶۰۹۶ - منشی عبدالحفیظ صاحب

اطفال احمدیہ کا آئندہ امتحان ۳۰ اپریل کو ہوگا!

اطفال احمدیہ کا آئندہ امتحان جس کے لئے "مسلم نوجوانوں کے سنہری کارنامے" کے ۱۱۸ سے ۱۷۶ صفحات بطور نصاب مقرر ہیں۔ ۳۰ اپریل ۱۹۴۳ء کو انشاء اللہ ہوگا۔ زعمائے کرام اور قائد اصحاب سے گذارش ہے۔ کہ اطفال احمدیہ کو ابھی سے اس امتحان کے لئے تیاری شروع کروا دیں نیز امتحان میں شامل ہونے والے بچوں کے نام معہ ولدیت ایک پیسہ فی کس فیس کے ہمراہ خاکسار کو بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ گذشتہ امتحان کے سرٹیفیکیٹ انشاء اللہ جلد بھجوا دیئے جائیں گے۔

مہتمم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

احباب سے مؤدبانہ درخواست

ہم نے حسب اعلانات سابقہ ان احباب کی خدمت میں جن کا چندہ ختم ہو چکا ہے۔ یا ۲۰ اپریل تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ اور جن کی طرف سے ۸ اپریل تک چندہ وصول نہیں ہوا۔ وی پی ارسال کر دیئے ہیں احباب سے درخواست ہے کہ وی پی وصول فرما کر ممنون فرمائیں۔ امید ہے کوئی دوست یہ گوارا نہ فرمائیں گے۔ کہ انکی عدم توجہی سے وی۔ پی واپس ہو کر دفتر کی مشکلات میں اضافہ کرنے کا موجب ہوں۔

مینجر "الفضل" قادیان

ماہوار چندہ دینے والے اصحاب سے گذارش

جو اصحاب "الفضل" کا چندہ ماہوار ادا کرتے ہیں۔ ان سے پُرزور درخواست کی جاتی ہے۔ کہ وہ براہ کرم ادائیگی میں باقاعدگی اختیار فرمائیں۔ دیکھا گیا ہے۔ کہ بعض دوست ماہوار اد[ائ]یگی کا وعدہ فرما کر خاموش ہو جاتے ہیں۔ اور جب تک بذریعہ خط یاددہانی نہ کرائی جائے[...] ادائیگی نہیں کرتے۔ موجودہ زمانہ میں ہر ماہ میں بذریعہ خط یاددہانی کرانا ہمارے لئے [...]الی لحاظ سے ناممکن امر ہے۔ لہٰذا احباب سے التجا کرتے ہیں۔ کہ وہ باقا[عدہ و]عدہ اور بروقت چندہ کی ادائیگی کو اپنا شعار بناتے ہوئے دفتر سے تعاون [ف]رمائیں!

مینجر "الفضل"

استقاط کا مجرب علاج
حب اطہرا

جو مستورات استقاط کی مرض میں مبتلا ہو[ں]۔ یا جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ ان کے لئے حب اطہرا رجسٹرڈ نعمت غیر مترقبہ ہے۔ حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ شاہی طبیب دربار جموں و کشمیر نے آپ کا تجویز فرمودہ نسخہ تیار کیا ہے۔ حب اطہرا رجسٹرڈ کے استعمال سے بچہ ذہین۔ خوبصورت۔ تندرست اور اطہرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اطہرا کے مریضوں کو اس کے استعمال میں زیر کرنا کتنا ہے۔

قیمت فی تولہ عہ۔ مکمل خوراک گیارہ تولے یکدم منگوانے پر گیارہ روپے۔

حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولینا نور الدین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ دواخانہ معین الصحت قادیان

طبیہ عجائب گھر قادیان

میں نے طبیہ عجائب گھر قادیان سے محافظ شباب گولیاں منگوا کر استعمال کیں میں عرصہ سے کمر کے اعصابی درد کا مریض تھا۔ اور میں نے کئی ایک یونانی اور ڈاکٹری علاج کئے۔ لیکن افاقہ نہ ہوا۔ اب ان گولیوں کے استعمال سے مجھے بہت افاقہ ہوا۔ اور مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ باقاعدہ استعمال سے کلی فائدہ ہو جائے گا۔ واقعی طبیہ عجائب گھر کی تعریف جیسی سنی تھی ویسا ہی پایا۔

قاضی حبیب الدین
امپیریل لائبریری کلکتہ ۹ ۴۳ء

اعلان نکاح

عزیز حسن محمد خانصاحب ابن بابو فضل محمد خانصاحب نئی دہلی کا نکاح عزیزہ زبیدہ اختر خانم بنت سید فضل الرحمٰن صاحب فیضی آف منصوری سے بعوض مبلغ دو ہزار روپیہ مہر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۹ اپریل کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں پڑھا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے

خاکسار علی محمد بی۔ اے۔ بی۔ ٹی دار الفضل قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن - ۱۳ اپریل - روس و جاپان کے معاہدہ غیر جانبداری کی پہلی سالگرہ کی تقریب پر روس کی طرف سے جاپان کو متنبہ کیا گیا ہے کہ اگر اس نے شمال میں گڑبڑ کرنا چاہی۔ اور روس سے الجھنے کی کوشش کی۔ تو اسے سخت نقصان اٹھانا پڑے گا۔

کیوبی شیف ۱۳ اپریل - روس میں تمام محاذ جنگ اسوقت دلدل اور کیچڑ کا سمندر نظر آتا ہے۔ تاہم روسی فوجیں دشمن کو پسپا کرتی ہوئی آگے بڑھ رہی ہیں۔ دشمن نے کریمیا اور فن لینڈ کے محاذوں پر روسی حملوں کی شدت کا اعتراف کیا ہے۔ جرمن ہر جگہ اپنی دفاعی پوزیشن کو مضبوط بنانے کے لئے تازہ دم کمک میدان میں لا رہے ہیں۔

لنڈن - ۱۳ اپریل - آج دارالعوام میں مطالبہ کیا گیا۔ کہ ہندوستان میں جو گفت و شنید برطانی تجاویز کے بارہ میں ہوئی ہے۔ اسے قرطاس ابیض کی صورت میں شائع کر دیا جائے۔ مسٹر چرچل نے کہا کہ سر سٹیفورڈ کرپس کی واپسی کا انتظار مناسب ہوگا۔ آپ نے کہا۔ سر موصوف نے جس تحمل اور تدبر سے گفت و شنید کی ہے۔ ہم اسپر خراج تحسین ادا کرتے ہیں۔

لنڈن - ۱۳ اپریل - مسٹر چرچل نے دارالعوام میں بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ تین جنگی۔ پانچ طیارہ بردار کچھ بھاری اور کچھ ہلکے کروزروں پر مشتمل جاپانی بیڑا بحر ہند میں گشت لگا رہا ہے۔ ان پر سے ہی اڑ کر جاپانی طیاروں نے کولمبو اور ٹرنکومالی پر بمباری کی۔

سڈنی - ۱۳ اپریل - آسٹریلیا کے وزیر سپلائی نے ایک بیان میں کہا۔ کہ نیوگنی میں ہم نے جاپانیوں پر جو ضربیں لگائی ہیں۔ ان سے ان کے حوصلے پست ہو گئے ہیں۔ اور اب وہ آسٹریلیا پر کسی بڑے حملہ کی جرأت نہیں کر سکتے۔ ہمیں امریکہ سے بہت سا سامان جنگ پہنچ چکا ہے اور ابھی اور پہنچ رہا ہے۔

واشنگٹن - ۱۳ اپریل - دفتر جنگ نے اعلان کیا ہے۔ کہ فلپائن کے جزائر میں سے نصف کے قریب ابھی امریکن فوجوں کے قبضہ میں ہیں۔ ان میں سے چھ بڑے جزائر پر جاپان نے فوج کشی کر دی ہے۔ جزیرہ سیبیو میں زبردست جنگ جاری ہے۔ جاپانی طیاروں نے جزیرہ کوریگڈور کی قلعہ بندیوں پر ایک دن میں بارہ حملے کئے۔ ان میں سے سات کو گرا لیا گیا۔ اور پانچ کو سخت نقصان پہنچایا گیا۔

لنڈن - ۱۳ اپریل - جرمن سپاہیوں پر حملے کرنے کے الزام میں مقبوضہ فرانس میں بیس فرانسیسی کارکنوں اور دو عورتوں کا کورٹ مارشل کر دیا گیا۔

چنگنگ - ۱۳ اپریل - چینی ہائی کمانڈ کے اعلان میں بتایا گیا ہے کہ جھیل چاؤ کے شمال میں چینی فوجوں نے شدید حملہ کر کے جاپانی چوکیوں کو برباد کر ڈالا۔ وسطی چینی محاذ پر دشمن نے چینیوں کو تین اہم مقامات سے محروم کرنے کیلئے شدید حملے کئے۔ مگر وہ ناکام کر دیئے گئے۔ دشمن کو بھاری نقصان اٹھانا پڑا۔

دہلی - ۱۳ اپریل - ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ برما میں دریائے اراودی کے محاذ پر گھمسان کی جنگ ہو رہی ہے۔ پروم سے اسی میل کے فاصلہ پر جاپانی فوجوں نے اتحادیوں پر ہلہ بول دیا ہے۔ ایک اور جاپانی فوج بڑی سڑک کے ساتھ ساتھ بڑھ رہی ہے۔ ٹونگو کے شمال میں چینی فوجوں نے جاپانی حملہ کو روک دیا ہے یہاں بھی شدید لڑائی ہو رہی ہے۔ پروم کے شمال میں پیاؤ منگی پر دشمن کا دباؤ بڑھ گیا ہے۔

مدراس - ۱۳ اپریل - یہاں سے بنک دوسرے مقامات پر منتقل کئے جا رہے ہیں خطرہ کے پیش نظر ہائی کورٹ تعطیلات کے لئے قبل از وقت بند کر دیا گیا ہے۔

چنگنگ - ۱۳ اپریل - میڈم و مارشل چیانگ کائی شیک برما کے مختصر سے دورہ کے بعد واپس یہاں پہنچ گئے ہیں۔

لنڈن - ۱۳ اپریل - آج دارالعوام میں وزیر ہند نے بتایا کہ برما کی برطانی فوج کا بیشتر حصہ ہندوستانی سپاہیوں پر مشتمل ہے۔ ہندوستانی فضائی دستہ بھی اس میں شامل ہے۔ جو مشکل سے مشکل لمحات میں بھی شاندار کارنامے دکھا چکا ہے۔

لنڈن - ۱۳ اپریل - گذشتہ شب برطانی طیاروں نے شمالی اٹلی کے کارخانوں اور فوجی اڈوں پر شدید حملے کئے۔ مغربی جرمنی میں روہر کے کارخانوں پر بھی شدید بمباری کی گئی۔

قاہرہ - ۱۳ اپریل - اتحادی طیاروں نے کریٹ اور لیبیا میں بن غازی پر حملے کر کے دشمن کو سخت نقصان پہنچایا۔

لنڈن - ۱۳ اپریل - مسٹر چرچل نے دارالعوام میں ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ لنکا پر حملہ میں جاپانیوں کو شدید فضائی نقصان اٹھانا پڑا ہے۔ اگرچہ ان حملوں کی وجہ سے لنکا کو بھی کچھ ساحلی نقصان ہوا۔

لنڈن - ۱۳ اپریل - معلوم ہوا ہے کہ نازی مارشل پیتاں پر زور دے رہے ہیں۔ کہ اپنی وزارت میں رد و بدل کر کے نازی نواز ممبروں کو اس میں شامل کیا جائے۔

مدراس - ۱۳ اپریل - جن طلباء کے والدین یا سرپرست اسوقت برما یا ملایا میں ہیں۔ اور اس وجہ سے خرچ نہیں حاصل کر سکتے۔ حکومت نے ان کے لئے بعض رعایتیں منظور کی ہیں۔

کراچی - ۱۳ اپریل - سر سٹیفورڈ کرپس اپنی پارٹی سمیت آج انگلستان روانہ ہو گئے آپ نے ایک بیان میں کہا۔ ہم ہندوستانیوں کو جو کچھ دے سکتے تھے دے چکے۔ مجھے امید ہے کہ ہندوستانی لیڈر عنقریب کسی سمجھوتہ پر پہنچ جائیں گے۔ اور یہ کام خود کریں گے۔

ملبورن - ۱۳ اپریل - ایک سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ امریکن اور آسٹریلین طیاروں نے ڈچ ٹیمور کے صدر مقام کوپانگ پر زبردست بمباری کی۔ کئی اہم مقامات پر آگ لگ گئی۔ جزائر سلیمان اور لیبہ کے جاپانی ہوائی اڈوں اور چھاؤنی پر شدید حملے کئے گئے۔ جن سے کئی جگہ آگ لگ گئی۔

بمبئی - ۱۳ اپریل - محکمہ تار کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ کلکتہ سے برما اور بمبئی بھیجے جانے والے تاروں میں مداخلت کے باعث تاخیر ناگزیر ہے۔

مدراس - ۱۳ اپریل - فیصلہ کیا گیا ہے کہ فوجی مشورہ کے مطابق سرکاری دفاتر اندرون ملک میں منتقل کر دیئے جائیں۔ ایک سرکاری اعلان میں عوام کو یقین دلایا گیا ہے کہ مدراس سے جانیوالوں کیلئے ضروری انتظامات کر لئے گئے ہیں۔ اگر ضروری ہوا۔ تو سپیشل گاڑیاں بھی چلائی جائیں گی۔ اس وقت تک ایک لاکھ تیس ہزار شہری جا چکے ہیں۔

لنڈن - ۱۳ اپریل - آج مسٹر چرچل نے دارالعوام میں کہا۔ کہ ملایا اور سنگاپور میں برطانی شکست کے متعلق جنرل گورڈن کی رپورٹ پہنچ چکی ہے۔ لیکن اسے شائع نہیں کیا جا سکتا۔ اور جنرل ویول کی رپورٹ آنے تک کوئی کارروائی نہیں کی جا سکتی۔ شکست کے اسباب کی تحقیقات کے لئے ایک کمیشن مقرر کر دیا گیا ہے۔

دہلی - ۱۳ اپریل - حکومت ہند نے صوبائی حکومتوں کو ہدایت کی ہے۔ کہ ہر یورپین اور اینگلو انڈین پناہ گزین کو ۸۵ روپے ماہوار سے زیادہ الاؤنس دیا جائے مگر کسی کنبہ کو پانسو سے زیادہ نہ دیا جائے۔ ہندوستانی پناہ گزینوں کو پندرہ سے ۲۵ روپے تک الاؤنس دیا جائے۔

قاہرہ - ۱۳ اپریل - ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ لیبیا میں ریت کے طوفان اٹھ رہے ہیں۔ اور اس وجہ سے جنگی سرگرمیوں میں تعطل واقع ہو چکا ہے تاہم گشتی دستوں کی جھڑپیں جاری ہیں۔

ناگپور - ۱۳ اپریل - معلوم ہوا ہے کہ گاندھی جی اسوقت اس سکیم میں ہیں۔ کہ اپنی براہ راست قیادت اور نگرانی میں ہندوستان میں عدم تشدد کے پیرؤوں کے دفاعی دستے تیار کریں۔ تا عدم تشدد کی بناء پر ملک کا دفاع کیا جا سکے۔ اور اندرونی خطروں میں امن قائم رکھا جا سکے۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:- غلام نبی